إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۶۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ: الفضل قادیان

نمبر ٹیلیفون ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
بیرون ہند سالانہ ...

قیمت ایک آنہ

روزنامہ

الفضل

دار الامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۹ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۴۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ جون سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی شکایت ہے۔ علاوہ ازیں پاؤں کے انگوٹھے میں جو نقرس کا درد تھا۔ اس کی تکلیف بھی ابھی باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ناحال علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مطلع فرماتی ہیں۔ کہ مجلس ناصرات الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ ۲۹ جون بروز جمعرات نصرت گرلز ہائی سکول میں صبح سات بجے منعقد ہوگا۔ تمام ممبرات اور احمدی خواتین وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ میں شامل ہوں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب ارشد کو اٹھوال بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی کو کبھی ذلت کی روزی نہیں ملتی

"حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے۔ کہ متقی کو کبھی ذلت کی روزی نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی اس کی اولاد ٹکڑے مانگتی دیکھی جاتی ہے۔ بلکہ لکھا ہے۔ کہ متقی کی سات پشت تک اثر رہتا ہے۔ قرآن میں ایک ذکر ہے۔ کہ خدا نے موسےٰ اور خضر علیہ السلام کو ایک مقام پر بھیجا۔ کہ وہاں ایک دیوار کی مرمت کریں۔ اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ تھا۔ جو کہ اللہ تعالےٰ دو لڑکوں کو دینا چاہتا تھا۔ اگر دیوار گر جاتی۔ تو ان کے ہاتھ نہ آتا۔ اس لئے خدا نے اپنے دو بندوں کو وہاں بھیجا کہ اس دیوار کی مرمت کریں تا کہ جب وہ جوان ہوں تو اس خزانہ کو نکال کر استعمال کریں۔ کیا وجہ تھی کہ خدا نے ایسے دو عظیم الشان آدمیوں کو وہاں بھیجا۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ وکان ابوھما صالحا۔ یعنی ان کا باپ نیکوکار تھا۔ اس مقام پر ان بچوں کے اعمال کا ذکر نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالباً ان کے عمل اچھے نہ ہوں گے۔ مگر باپ کی صلاحیت کا ذکر کیا ہے۔ کہ اس معاملہ میں ساری رعایت باپ کی ہوتی ہے۔ اسی کا نام شفاعت ہے۔ جب انسان نیکی کرتا ہے۔ تو اس کا اثر سب پر پہنچتا ہے۔"

(البدر نمبر ۱۱ جلد ۲ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

عورتوں کو ایک ضروری ہدایت

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ اور جتنے مرد ہیں۔ ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں۔ شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے عورتوں پر یہ بھی لازم ہے۔ کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں۔ اور ان کو اپنی خدمت میں نہ رکھیں۔ کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے۔ کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔" (الحکم نمبر ۲۳ جلد ۹)

بیوی سے راحت

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ذرا کوفتہ ہوتے۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا کرتے۔ کہ اے عائشہ تو راحت پہنچا۔ عورتوں کو پیدا کرنے میں سر یہی ہے۔ کہ خدا کی راہ میں نفس کی قربانی کے واسطے جو ایک کوفت پیدا ہوتی ہے۔ یہ اس کا سہارا ہو جائیں۔ اسی لئے آدم کے ساتھ حوا کو پیدا کیا۔" (البدر ۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

خدا تعالےٰ نیکوں کا والی ہے

"وھو یتولی الصالحین۔ جیسے ماں اپنی اولاد کی والی ہوتی ہے۔ ویسے ہی وہ نیکوں کا والی ہوتا ہے۔"

(البدر نمبر ۱۲ جلد ۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

مغربی سیاسیات میں آثار چڑھاؤ

برطانیہ کے متعلق جاپان کا متشددانہ رویہ

ہانگ کانگ کی ۲۶ جون کی خبر مظہر ہے۔ کہ برطانوی بحری افسراب اس بات پر اصرار کر رہے ہیں۔ کہ برطانوی جہازوں کو سوتیاؤ کی بندرگاہ میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ اور برطانوی جہازوں کو بحری فوجی دستوں کی حفاظت میں سوتیاؤ بھیجا جائے پہلے تو جاپانیوں کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ انگریزی جہازوں کو بندرگاہ میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ مگر اب انہوں نے کہا ہے کہ ہفتہ میں صرف ایک جہاز کو بندرگاہ میں داخل ہونے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں نے بندرگاہ کے ارد گرد خاردار تار لگوا دیئے ہیں۔ اور جاپانی سپاہی پہرہ دے رہے ہیں ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں نے دو برطانوی جہازوں کو مسافر اور مال اتارے بغیر بندرگاہ سے باہر نکال دیا ہے۔

جاپانیوں کی کیبنٹ کے ایک رکن نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ کہ برطانوی اخبارات میں جاپان کے خلاف اشتعال انگیز اور مبالغہ آمیز اطلاعات چھاپی جارہی ہیں۔ جاپان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ انگریز بے شک اس قسم کی اطلاعات اخباروں میں چھاپیں۔ مگر اس سے صورت حالات اور بھی نازک ہو جائے گی۔

کل جاپانیوں نے ٹینٹسن کی برطانوی بستی میں داخل ہونے والے ایک انگریز اور اس کی بیوی کے کپڑے اتروا کر ان کی تلاشی لی۔ اس پر انگریز غصے سے لال پیلے ہو رہے ہیں اور جاپانیوں سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس واقعہ کی چھان بین کی جائے مگر جاپانی کہتے ہیں کہ اس واقعہ کی چھان بین کی ضرورت نہیں مزید معلوم ہوا ہے کہ ٹینٹسن میں انگریزوں کی حالت مخدوش ہو رہی ہے خوراک کی قلت روز بروز زیادہ محسوس کی جارہی ہے۔ آج مارکیٹ میں تھوڑا سا گوشت دیکھا گیا مگر دودھ کی درآمد جاپانیوں نے بالکل روک رکھی ہے۔ ایک حال ہی کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ چین کے صوبہ یونن کے ایک شہر میں جاپانیوں نے برطانوی مشن کی عمارات پر بمباری کی۔ جس سے دو انگریز پادری ہلاک ہو گئے۔ مشن سکول کے پرنسپل کا بیان ہے کہ جاپانیوں نے مسلسل تین گھنٹے تک مشن کی عمارات پر بمباری کی۔ آج برطانوی کیبنٹ کی امور خارجہ سے متعلقہ کمیٹی کا ایک عام اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وزیر اعظم کے اس اعلان کی حمایت کی گئی کہ جاپانیوں کا ظلم اور بدسلوکی ناقابل برداشت حد تک پہنچ چکی ہے اگر اس کی تلافی نہ کی گئی تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہونگے۔ ڈیلی ٹیلیگراف ٹینٹسن کی صورت حالات پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ اس کے متعلق حکومت جو بھی اقدام کرے گی تمام ملک اس کی حمایت کرے گا۔ اگر حکومت جاپان اپنے رویہ سے مجتنب نہ رہی تو اس کے حق میں بہتر نہیں ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا برطانیہ جرمنی سے دوستانہ گانٹھنے کا آرزومند ہے

لنڈن کی ۲۶ جون کی ایک خبر ہے۔ کہ ایک برطانوی وزیر نے کارڈف میں تقریر کرتے ہوئے جرمنی کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔ اس سے جرمنی میں یہ رائے قائم کی جارہی ہے کہ برطانیہ آہستہ آہستہ جرمنی کے مطالبات پورے کر دے گا۔ اس کے متعلق فرانس کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ برطانیہ اگر جرمنی سے دوستی قائم کرنے کا اتنا ہی آرزومند ہے تو اسے کم از کم اس گفت و شنید کے نتائج کا تو انتظار کر لینا چاہیئے جو اس نے روس کے ساتھ شروع کر رکھی ہے۔ فرانس کے ایک دوسرے اخبار میں ایک مضمون نگار فرانسیسی خاتون لکھتی ہے کہ برطانیہ کے پس پردہ عزائم کوئی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتے فرانس کا ایک اور اخبار لکھتا ہے۔ کہ اگر برطانیہ جرمنی کے ساتھ دوستانہ گانٹھ کر فرانس کو دونوں ممالک کا اطاعت شعار بنانا چاہتا ہے۔ تو فرانس کو برطانیہ کی اطاعت سے تو عار نہیں مگر جرمنی کی تابعداری اس کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

جرمنی اور اٹلی میں ناچاقی کی افواہ

لنڈن کی ۲۶ جون کی خبر ہے۔ کہ معلوم ہوا ہے کہ مسولینی کے جرنیلوں کو ہٹلر پر ذرہ برابر بھی اعتماد نہیں۔ مسولینی اگر جرمن افسروں سے کچھ تعاون کرنا چاہتا ہے تو اطالوی فوج کے افسر اس کا حکم بجا لانے میں پس و پیش کرنے لگتے ہیں جرمنی میں اطالیہ کے خلاف بے اعتمادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ حال ہی میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ جس نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔

حال ہی میں مسولینی نے اپنے چند فوجی افسروں کو بلا کر بتایا کہ ایک جرمن ملٹری مشن اٹلی کے دفاعی اقدامات کا معائنہ کرنے کے لئے آرہا ہے۔ اس پر اطالوی افسر مشتعل ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم ہرگز جرمنوں کو اپنے دفاعی حصار دکھانے کے لئے تیار نہیں۔ مسولینی نے اپنے فوجی افسروں کی تجویز سے اتفاق کر لیا۔ فوجی افسروں کا خیال ہے کہ ان قلعوں کو جرمنی کے سوا اور کسی کے خلاف استعمال نہیں کیا جا سکتا اور اگر ہم نے جرمنی کو ان قلعوں کا معائنہ کرا دیا۔ تو یہ اقدام اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے کے مرادف ہوگا۔ اس کے علاوہ ان قلعوں کو دیکھ کر جرمن یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ آخر مسولینی نے ہم جیسے عزیز ترین دوستوں سے کیوں اتنا خطرہ محسوس کیا ہے۔ کہ اسے ہمارے خلاف ایسی زبردست قلعہ بندی کی ضرورت پیش آئی ہے۔

جاپان سے کس طرح انتقام لیا جائے گا؟

لنڈن کی ۲۶ جون کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج کل حکومت برطانیہ سفارتی لحاظ سے سخت مصائب میں مبتلا ہے۔ ایک طرف روس کے ساتھ گفت و شنید کی بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی۔ دوسری طرف مشرق بعید میں اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہا ہے۔ کہ جاپانی فوج آمادہ پیکار ہے۔

ٹینٹسن کی صورت حالات بالخصوص سخت تشویش کی موجب ہو رہی ہے۔ اخبار "ڈکٹیٹ مسٹ" کے خیال میں ٹینٹسن کے انگریزی علاقہ کی ناکہ بندی کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ کی کھلے بندوں بے عزتی اور جگ ہنسائی کی جائے۔ اسی اخبار کا بیان ہے۔ کہ عنقریب ہمیں دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کرنا پڑے گی۔ یعنی یا تو جاپانیوں کے آگے ہتھیار ڈال دیں یا پھر اینٹ کا جواب پتھر سے دیں

جاپان کے خلاف انتقامی کارروائی کے لئے جو آخری تجویز پیش ہوئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر جاپانیوں نے انگریزوں کی بے حرمتی کے اقدامات ترک نہ کئے تو سلطنت برطانیہ میں بسنے والے جاپانیوں کے ساتھ بھی اسی قسم کا سلوک کیا جائے معلوم ہوا ہے کہ یہ تجویز آج کل برطانوی کابینہ میں زیر غور ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سلطنت برطانیہ میں اس وقت ۵۰ ہزار جاپانی آباد ہیں۔ جن میں ملایا اور بورنیو کے ۸ ہزار آسٹریلیا کے ۳ ہزار اور ہندوستان اور سیلون کے ۲۶۰۰ جاپانی بھی شامل ہیں۔ "ٹائمز" نے اپنے ایک افتتاحیہ میں صاف کہہ دیا ہے کہ سلطنت برطانیہ میں کئی جاپانی نو آبادیاں موجود ہیں (مثال کے طور پر سنگاپور) اور ان کے ساتھ مہذبانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر جاپان نے ڈپلومیسی کی زبان نہ سمجھی تو پھر ایسے طریق اختیار کئے جائینگے جن سے اسے اچھی طرح معلوم ہو جائیگا

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں (مینیجر)

وصیتیں

نمبر ۵۳۹۵ منکہ غلام سرور بٹ ولد محمد بخش صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مگاڈی صوبہ کینیا کالونی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۸۰ شلنگ ماہانہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد بقلم خود غلام سرور بٹ احمدی نیروبی شہر گواہ شد محمد اکرم خان غوری سکرٹری وصایا نیروبی۔ گواہ شد محمد امین احمدی گواہ شد ڈاکٹر شاہ نواز خان میڈیکل آفیسر مگاڈی گواہ شد ڈاکٹر نذیر احمد احمدی مگاڈی

نمبر ۵۴۰۰ سید مبشر الدین احمد ولد مولوی سید سعید الدین صاحب مرحوم قوم سید عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ جون ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ از قسم اراضی سکنی (آبی) چھ ایکٹر پچاس کیل اور ایک مکان خام پر مشتمل ہے۔ اور جس کی کل قیمت تخمیناً مبلغ ۱۴۲۰/۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی (دسویں حصہ) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف مندرجہ بالا جائیداد پر نہیں بلکہ طبابت پر بھی ہے۔ جس کی اوسط آمدنی ماہوار مبلغ عہ روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد سید مبشر الدین احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک اڑیسہ گواہ شد سید اختر الدین احمد احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ گواہ شد سید غلام محمد احمدی ساکن رسول پور سونگڑہ کٹک سکرٹری وصایا سونگڑہ ۶/۶/۳۹ گواہ شد سید محمد زکریا احمدی ساکن رسول پور سونگڑہ ضلع کٹک موصی کا بھانجہ گواہ شد سید میر احمد احمدی ساکن کوسمبی سونگڑہ ضلع کٹک موصی کا بھتیجا۔

نمبر ۵۴۰۲ منکہ بشیر احمد ولد میاں امام بخش صاحب قوم شیخ قریشی عمر قریباً ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لدھیانہ آج مورخہ ۶/۶/۳۹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک کنال تیرہ مرلہ سکنی اراضی قطعہ نمبر ۲۰۱ بلاک نمبر ۱ محلہ دار الرحمت قادیان قیمتی مبلغ ۵۹۵/۰ روپیہ میری ذاتی ملکیت ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ایک مکان واقعہ قصبہ دھرم کوٹ تحصیل موگہ ضلع فیروزپور میں ہے جو ہم دو بھائیوں اور دو بہنوں کی موروثی ملکیت ہے۔ مکان کی قیمت اندازاً ۵۰۰/۰ روپیہ ہے۔ اس میں جو میرا حصہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ۸۲/۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط مورخہ ۶/۶/۳۹ العبد بشیر احمد ڈسٹرکٹ سینٹری انسپکٹر گجرات پنجاب بقلم خود ۶/۶/۳۹ گواہ شد بقلم محمد ابراہیم ڈار سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گجرات گواہ شد غلام رسول راجیکی ۶/۶/۳۹

نمبر ۵۴۰۱ میں سعیدہ بیگم بنت چوہدری محمد اکبر علی قوم ریئر عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اکبر منزل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ میرا زیور طلائی مبلغ ایک ہزار روپیہ کا ہے۔ اور مبلغ ۴۰۰/۰ روپیہ میرے پاس نقد ہے۔ اور مبلغ گیارہ صد روپیہ حق مہر ذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کل مبلغ ۲۵۰۰/۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ بقلم خود سعیدہ بیگم گواہ شد غلام اللہ خاوند موصیہ گواہ شد اکبر علی والد سعیدہ بیگم موصیہ

نمبر ۵۴۰۳ مسماۃ رحمانی بیگم بنت چوہدری حاکم خان ساکن سڑوعہ اور زوجہ چوہدری محمد احمد خان قوم راجپوت سڑوعہ حال قادیان ضلع ہوشیارپور عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۲/۴/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر یکصد روپیہ۔ زیور قیمتی کانٹے طلائی چوڑیاں عمہ روپیہ دعا گامہر کل جائداد ما عہ روپیہ فقط ۱۲/۴/۳۹ الامۃ رحمانی بیگم بقلم خود گواہ شد محمد احمد خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد نور احمد خان کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان

نمبر ۴۸۸۹ منکہ صلاح الدین رشید ولد حکیم نظام دین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ عہ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد صلاح الدین رشید۔ گواہ شد حکیم مولوی نظام الدین گواہ شد محمد بخش نشتر وٹرنری اسسٹنٹ محلہ دار الرحمت۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یوپی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب وملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پارہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینیجر)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عار) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

جے پور ۲۶ جون۔ سول نافرمانی کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والے مسلمانوں کو سنٹرل جیل میں قید کیا گیا ہے۔ جیل میں ان کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ بے حد نامناسب ہے۔ چنانچہ مسلمان قیدیوں نے احتجاج کے طور پر بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔

پٹنہ ۲۴ جون۔ مستند اضلاع کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ناخواندگی دور کرنے کے متعلق جس مہم کا آغاز کیا گیا تھا۔ اس کی ابتداء سے لے کر اب تک ۲۱۳۱۶ کے قریب دیہاتیوں کو تعلیم دی جا چکی ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شمالی بھاگل پور کے پولیس افسروں نے بھی تعلیمی مہم شروع کر دی ہے۔

شملہ ۲۶ جون۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے لاہور میں بہم رسانی آب کے سلسلہ کی از سر نو تنظیم اور ترتیب کی سکیم پر عمل درآمد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ نئی سکیم کے مطابق ۲۴ گھنٹے پانی جاری رہیگا اور قلتِ آب کی شکایت جاتی رہے گی۔

لنڈن ۲۶ جون۔ برطانوی سفیر مقیم ماسکو نے اپنی رپورٹ لنڈن بھیج دی ہے۔ آج برطانوی کابینہ کی غیر ملکی امور سے متعلق کمیٹی اس پر غور کرے گی۔ اخبارات کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی سفیر کی طرف سے حکومت روس کے پاس نئی تجویزیں پیش کی جائیں گی جن میں روس کے اکثر مطالبات تسلیم کر لئے جائیں گے۔ اس طرح صلح کی امید پھر تازہ ہو گئی ہے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ روزنامہ ٹائمز نے آج جرمنی کو ایک اور انتباہ کیا ہے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین اور لارڈ ہیلیفکس اپنی تقریروں میں طاقت کا جواب طاقت سے دینے کے متعلق جو اشارات کرتے رہے ہیں۔ انہیں معمولی بات نہ سمجھا جائے کیونکہ جب ان باتوں پر عمل ہو گیا تو اس کے ہولناک نتائج نکلیں گے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ آج دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے امید ظاہر کی۔ کہ عنقریب لارڈ ہیلیفکس ماسکو کے برطانوی سفیر کو تازہ ہدایات بھیجیں گے۔

شنگھائی ۲۶ جون۔ جاپان کے جنگی طیاروں نے صوبہ ہونان کے ایک شہر کینیٹے پر ڈیڑھ گھنٹہ تک شدید بمباری کی جس سے علاوہ اور لوگوں کے کینیڈا کا ایک مشنری اور اس کی بیوی ہلاک ہو گئی۔

بمبئی ۲۶ جون۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پراونشل کانگرس کمیٹی کی اجازت کے بغیر برطانوی علاقے میں ریاستوں کے خلاف ستیہ آگرہ نہ کیا جائے۔

شنگھائی ۲۶ جون۔ ٹینٹسن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں اشیاء خوردنی کے داخلہ پر بدستور پابندیاں عائد ہیں۔ چنانچہ انگریزی علاقہ میں دودھ کا نشان تک نہیں ملتا۔ کل بازار میں تھوڑا سا گوشت دیکھنے میں آیا تھا۔ لیکن وہ علاقہ بھر کی ضروریات کا عشر عشیر بھی نہیں تھا۔ کل ایک انگریز عورت کی جاپانیوں نے جو بے حرمتی کی تھی اس کی وجہ سے علاقہ کے انگریزوں میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ رہی ہوئی ہے اس سلسلہ میں ایک جاپانی افسر نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس واقعہ کی تحقیقات نہیں ہو سکتی۔

لنڈن ۲۶ جون۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم ہانگ کانگ لکھتا ہے کہ کوریا اور فارموسا میں جاپانی انگریزوں کے خلاف زبردست مظاہرہ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سنگناڈ میں ایک جلسہ منعقد کر کے فیصلہ کیا گیا ہے کہ گاندھی جی۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اور دوسرے ہندوستانی لیڈروں کے نام تار بھیجے جائیں۔ کہ ہندوستانی برطانیہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیں۔

مانچسٹر (بذریعہ ڈاک) یونائیٹڈ ٹیکسٹائل فیکٹری ورکرز ایسوسی ایشن کی کونسل نے اپنے ممبروں سے اس امر کی سفارش کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ جاپانی اشیاء بالخصوص ریشمی کپڑوں کے بائیکاٹ کی تحریک کی حمایت کریں۔

ماسکو ۲۶ جون۔ پچھلے دنوں روس اور مانچوکو کی سرحد پر روسی اور جاپانی طیاروں کی فضائی لڑائی ہوتی رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ماسکو سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ان فضائی لڑائیوں میں روس کے صرف ۲۳ جہازوں کو نقصان پہنچا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جاپانیوں کے ۵۹ طیارے گرائے گئے۔

برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک پبلک جلسہ میں ہزارہا لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے ڈاکٹر گوئبلز نے کہا کہ نوآبادیات کے لئے جرمنی کا مطالبہ تمہاری خاطر ہے تاکہ تم اور تمہارے بچے اچھی زندگی بسر کر سکیں۔

ایبٹ آباد ۲۹ جون۔ خاکساروں اور احراریوں میں جو کشیدگی بڑھ رہی ہے اس کے پیش نظر کل یہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ خاکساروں کے کیمپ کے سامنے احرار کا کیمپ لگا ہوا ہے اور دونوں کیمپوں میں والنٹیروں کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان جمع رہتے ہیں۔ پولیس بھی موقع پر موجود ہے۔

بمبئی ۲۶ جون۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں آج وہ تمام ریزولیوشن پاس ہو گئے۔ جو ورکنگ کمیٹی نے مرتب کر کے پیش کئے تھے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک سول نافرمانی نہ کرے۔ جب تک ورکنگ کمیٹی سے اجازت نہ لے لے۔ بحث کے دوران میں سوشلسٹوں فارورڈ بلاک والوں اور دیگر انتہا پسندوں نے کئی ترامیم پیش کیں مگر وہ سب کی سب کثرت رائے سے گر گئیں۔

پونہ ۲۶ جون۔ "مرہٹہ" کے تازہ پرچہ میں اس کے نامہ نگار مقیم احمد آباد نے سردار پٹیل کی ایک تقریر درج کرائی ہے جو انہوں نے پچھلے دنوں حیدرآباد میں کی۔ اس تقریر میں انہوں نے حیدرآباد کے ستیہ آگرہ کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ مجھے حیرت ہے نظام گورنمنٹ آریوں کے مطالبات کیوں تسلیم نہیں کرتی۔ وہ صرف مذہبی آزادی طلب کرتے ہیں جس کی صحت سے کوئی مہذب گورنمنٹ انکار نہیں کر سکتی

بمبئی ۲۵ جون۔ یکم جولائی سے بمبئی شہر میں شراب کے پینے رکھنے اور کشید کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے اس لئے شراب کے سوداگروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک جہاز مستقل طور پر کرایہ پر لیں گے جو بمبئی سے چار میل کے فاصلہ پر مستقل قیام کرے گا۔ اس میں شراب کی دوکانیں ہوٹل اور ریسٹورنٹ جاری کر دیئے جائیں گے تاکہ بمبئی کے لوگ جب تفریح کرنا چاہیں تو چھوٹی کشتیوں میں سوار ہو کر اس جہاز میں آئیں اور شراب پئیں۔

لکھنؤ ۲۴ جون۔ کل شام لکھنؤ میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مولوی ظفر علی صاحب آف زمیندار نے کہا۔ کہ حیدرآباد کے خلاف جو ایجی ٹیشن جاری ہے اگر وہ یکم جولائی تک بند نہ ہوئی تو مجلس اتحاد ملت اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے گی اور ایجی ٹیٹروں کا مقابلہ کرے گی۔

لنڈن ۲۵ جون۔ چیکوسلواکیہ میں جرمن مظالم کی انتہا ہو گئی ہے کئی ہزار پولیٹیکل پرزنر اور کارکن گرفتار کئے جا رہے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

السابقون الاولون کے زمرہ میں شامل ہونے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کی دلی تڑپ

جو احباب تحریک جدید کے سال پنجم میں شامل ہو چکے ہیں انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ اجازت ہے۔ کہ اگر ان میں سے کسی کا پہلے سالوں میں کوئی حصہ نہیں تو اب وعدہ کر کے پانچوں سالوں میں شامل ہو جائیں۔ تا ان کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج کے رجسٹر میں لکھا جائے۔ اسی طرح ایسے دوست بھی جو گزشتہ سالوں میں شامل تو ہیں مگر کسی نہ کسی سال میں انکا کچھ نہ کچھ بقایا ہے۔ یا کسی سال کا انکے ذمہ سالم بقایا ہے انہیں بھی اپنا گزشتہ بقایا ادا کرنے کی اجازت ہے۔

اخبار "الفضل" مورخہ ۲۷ جون میں پانچ سالہ سو فی صدی وعدہ پورا کرنے والوں کی پہلی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ اس میں السابقون الاولون میں آنے کے دو طریق بتائے گئے ہیں:

پہلا یہ کہ جو شخص ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ دیتا رہا ہو مثلاً پہلے سال دس دیئے دوسرے سال پندرہ تیسرے سال بیس چوتھے سال پچیس پانچویں سال تیس۔ وہ آئندہ پانچ سالوں میں بھی ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرتا چلا جائے۔ تب اس کا نام السابقون الاولون کے اس رجسٹر میں آئے گا جو ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ دیتا رہا۔ اور جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں اور جس کے متعلق حضور یہ فرما چکے ہیں کہ جہاں ان کے نام مرکزی لائبریری کے ہال میں لکھ دیئے جائیں گے۔ اور تحریک جدید کی مختصر تاریخ کے ساتھ ایک کتاب میں بھی شائع کر دیئے جائیں گے۔ وہاں ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ دینے والوں کے متعلق یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ ان کے متعلق میرے ذہن میں ایک اور تجویز بھی ہے۔ جو اپنے وقت پر ظاہر کی جائے گی۔

اس گروہ میں آنے کے لئے خصوصیت کے ساتھ احباب کو توجہ ہو رہی ہے چنانچہ فہرست کے شائع ہونے پر مندرجہ ذیل احباب نے اپنی پانچ سالہ ادا کردہ رقم پر وعدوں میں بتفصیل ذیل اضافے کئے:

(۱) بابو سراج الدین صاحب۔ ان کا وعدہ سال اول ۲۷۰ سال دوم ۱۰۰ا سال سوم ۲۵۰ سال چہارم ۲۷۰ سال پنجم ۲۷۱ میزان ۱۱۹۱ روپے وہ حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ اس نقشے سے معلوم ہوتا ہے کہ میں السابقون الاولون میں شمار کئے جانے کے قابل نہیں۔ مگر میری شدید خواہش ہے کہ میں اس خوش قسمت گروہ میں شامل ہو جاؤں جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ اس لئے مجھے اجازت عنائت ہو کہ میں اپنا چندہ بتفصیل ذیل ادا کروں

سال اول ۲۷۰۔ سال دوم ۲۷۱ سال سوم ۲۷۲۔ سال چہارم ۲۷۳ سال پنجم ۲۷۴ اس حساب سے میرے ذمے ۹۹ روپے زائد آتے ہیں۔ میں یہ اضافہ انشاء اللہ جہاں تک جلد ممکن ہو گا ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس اضافے کو منظور کرتے ہوئے جزاھم اللہ احسن الجزاء رقم فرمایا اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔

(۲) سید محبوب عالم صاحب امین دفتر محاسب کی پانچ سالہ ادا کردہ رقم معہ ان کی اہلیہ کے حسب ذیل ہے۔

	سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
خود	۲۰	۲۹	۲۹	۲۴	۲۵
اہلیہ صاحبہ	۵	۶	۷	۶	۶

اس پر وہ حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ سال چہارم میں بوجہ مجبوری اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلے سال سے کچھ زیادہ دیئے تھے۔ مگر دل میں نیت یہ تھی۔ کہ تیسرے سال سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ مگر مالی کمزوری مانع تھی۔ اور باوجود مالی کمزوری کے دل یہ کہتا ہے کہ سال سوم کی رقم پر اضافہ کرنا چاہیے۔ اس لئے اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے بائیس روپے چھ آنے کی رقم مزید حضور کے پیش کروں گا۔ اس طرح ہم دونوں ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے والوں کی فہرست میں آجائیں گے۔ یہ بھی میرے دل نے فیصلہ کر دیا کہ ۲۲ روپے چھ آنے کی رقم ۳۰ نومبر سے پہلے پہلے داخل کر دی جائے۔ خواہ اخراجات میں کتنی ہی تنگی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔ کیونکہ یہ خدا کا قرض ہے۔ اسے بہر حال ادا کرنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مزید وعدہ منظور فرماتے ہوئے ہر دو کو جزاھم اللہ احسن الجزاء رقم فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

پس جن احباب کو اللہ تعالےٰ توفیق دے وہ اپنی پانچ سالہ ادا کردہ رقم میں مزید اضافہ کر لیں۔ اور وہ احباب جن کے ذمہ سال پنجم کا وعدہ سالم یا اس کا کوئی جزو قابل ادا ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اس مہینہ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور وہ احباب جنہوں نے گزشتہ سالوں کی کوئی نہ کوئی رقم ادا کرنی ہے: وہ بھی اپنی رقم جلد ادا کریں۔ تاکہ ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج میں لکھا جائے:

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام نہایت قلیل خرچ پر خطبہ جمعہ جاری کرانے کی تجویز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات جمعہ کی ہندوستان کے بااثر ہندو مسلمان اصحاب میں اشاعت کے متعلق جو تجویز کی گئی ہے۔ وہ ایسی مفید ہے۔ کہ ہر مخلص احمدی کو فراخ دلی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے اور ڈیڑھ روپیہ برائے نام سالانہ قیمت پر زیادہ سے زیادہ خطبہ نمبر جاری کرانے چاہئیں۔ تازہ شائع ہونے والے خطبہ جمعہ سے اس تجویز پر عمل شروع کر دیا جائے گا۔ احباب کرام جس قدر غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام خطبہ جاری کرانا چاہیں انکے پتے اور قیمت ارسال کر دیں۔ اگر پتے معلوم نہ ہوں تو دفتر الفضل خود ایسے اصحاب کے نام پرچہ جاری کر دے گا۔ جن تک اخبار کا پہونچنا کسی نہ کسی رنگ میں مفید ہو سکتا ہے:

غرض یہ ایک نہائت مفید تجویز ہے۔ جسے کامیاب بنانا احباب جماعت کا فرض ہے اور امید ہے کہ وہ اس فرض کو نہائت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سندھ میں تبلیغ احمدیت

مولوی غلام احمد صاحب فرخ لکھتے ہیں۔ کمال ڈیرہ اور اسکے اردگرد دیہات کا دورہ کر کے پیغام حق پہونچایا گیا۔ پانچ معززین کو پڑھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ درس قرآن مجید باقاعدہ جاری رہا۔ جماعت کو چندہ کی اہمیت بتائی۔ اور اسکی صحیح رنگ میں فراہمی کی تلقین کی۔ چندہ مسجد مبارک و اقصیٰ کی تحریک کی گئی۔ احباب نے وعدے لئے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کے قیام کی تحریک کی جو خدا کے فضل سے کامیاب ہوئی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ جمادی الاوّل ۱۳۵۸ھ

تبلیغ اسلام سے مسلمانوں کی بے اعتنائی اور جماعت احمدیہ کی مجاہدانہ خدمات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اسلام ان فرائض میں سے ہے جس کی بجا آوری کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم میں سخت تاکید ہے اور کہا گیا ہے۔ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسلمانوں کا ہمیشہ شیوہ رہنا چاہیئے خواہ انفرادی رنگ میں خواہ جماعتی اور قومی رنگ میں۔ تاریخی واقعات اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ مسلمان جب تک اس فرض کی ادائیگی میں منہمک رہے۔ اُن کی فتوحات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ اور وُہ سیل رواں کی طرح تمام دُنیا پر چھاگئے۔ مگر جب سے انہوں نے تبلیغ کے میدان سے اپنا قدم پیچھے ہٹانا شروع کر دیا۔ اسی وقت سے ان کی ترقی بھی رُک گئی۔ اور وُہ اعدائے اسلام کے حملوں کا تختۂ مشق بن گئے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تبلیغ کے بغیر کوئی مذہب زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہی ایک حربہ ہے جس سے عددی ترقی ہوتی ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے روحانیت ایک لمبے عرصہ تک لوگوں کے قلوب میں قائم رہتی ہے جب تک لوگ تبلیغ کرتے رہتے ہیں اس وقت تک غیر مذاہب والوں کو بھی مذہب کی طرف توجہ رہتی ہے اور جب وُہ اپنے مذاہب میں خامیاں اور نقائص دیکھتے ہیں۔ تو اس بات پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ اپنے عقائد کو ترک کر کے وُہ مذہب اختیار کریں۔ جو زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے۔ اور اس کا نتیجہ عددی ترقی کی صُورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح جب تبلیغ کرنے والے دوسروں کو نیک باتوں کا وعظ کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اس تبلیغ کے ساتھ ساتھ ان کے اندرونی گند بھی دُور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور وُہ نیکوئی کی راہوں پر زیادہ تیزی اور سرگرمی سے قدم مارنا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ طبعاً جو شخص دوسرے کو نصیحت کرتا ہے۔ وُہ اپنا نمونہ بھی دوسرے کے سامنے اچھا پیش کرتا ہے۔ پس اس طرح عددی ترقی بھی ہوتی ہے اور وُہ بدیاں جن کو انسان کسی اور طرح آسانی سے نہیں چھوڑ سکتا۔ انہیں تبلیغ کے ذریعہ چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ غرض عددی ترقی اور روحانیت کا قیام تبلیغ کے دو اہم فوائد ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسلام کو اللہ تعالےٰ نے تبلیغی مذہب قرار دیا۔ اور اس کے پیرؤوں کو خیرِ امت قرار دیا۔ تا تبلیغی برکات اسلام کے سلسلہ کو ممتد کر دیں۔ اور اس کے انوار ایک لمبے عرصہ تک دُنیا میں قائم رہ سکیں۔ مگر افسوس کہ مسلمان آج کل تبلیغ سے اس طرح غافل ہیں۔ کہ گویا خدا نے ان کے سپرد یہ کام ہی نہیں کیا۔ گو مسلمانوں کی اب گزشتہ زمانوں جیسی حکومتیں نہیں تاہم بعض حکومتیں اب بھی مسلمانوں کی ہیں لیکن کوئی ایک بھی حکومت تبلیغ کی طرف متوجہ نہیں۔ اور سب کی سب ضلّ سعیھم فی الحیٰوۃ الدّنیا کی مصداق بن رہی ہیں اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ باوجودیکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اس کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں پھر بھی وُہ چاردانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجا رہی ہے۔ اور دُنیا کے کونہ کونہ میں اس کے ایثار پیشہ مجاہد دن رات اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے اور اس کا دین لوگوں تک پہونچانے میں مصروف ہیں۔ پھر تبلیغ اسلام کے لیے دن رات مرکز سلسلہ میں کام ہو رہا۔ اور ہر آن یہی سوچا جاتا ہے کہ کس طرح اسلام تمام دُنیا میں پھیل سکتا اور کفر اور ظلمت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ یہ تو اس مٹھی بھر جماعت کا کارنامہ ہے۔ جو علمائے زمانہ کی نگاہ میں دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اب آیئے اور ان لوگوں کا حال دیکھئے۔ جو اسلام کے واحد اجارہ دار بنے ہُوئے ہیں۔ اور جو اپنے آپ کو عاشق اسلام قرار دیتے ہیں۔

صوبۂ متحدہ میں" جمعیۃ تبلیغ اسلام" کے نام سے مسلمانوں کی ایک انجمن قائم ہے۔ جو بالفاظ" ناظم جمعیت" ۱۹۲۳ء میں اس وقت قائم ہوئی۔ جب ملکانوں میں ارتداد کا طوفان برپا ہوا تھا۔ مگر اب اس انجمن کی جو کچھ حالت ہے۔ اس کا پتہ ان سطور سے لگ سکتا ہے۔ جو لکھنؤ کے روزنامہ" حقیقت" (۲۴۔ جون) میں شائع ہوئیں۔ اس مجلس کے ناظم لکھتے ہیں:۔" تبلیغ و اشاعت اسلام اور اصلاح مسلمین جیسے غیر سیاسی اور خالص مذہبی جماعت کا نظام بڑی حد تک مجہول و معطل ہو رہا ہے۔ اگر سال دو سال اور یہ حالت باقی رہی۔ تو (شائد نصیب دشمناں) ختم ہی ہو جائے گا جس کا احیائ مسلمانوں کے لئے مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہو جائے گا"

غور فرمایئے ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کی" تبلیغ اسلام" نام سے ایک انجمن قائم ہوتی ہے، مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انجمن والوں کو اعلان کرنا پڑتا ہے۔ کہ اگر کچھ عرصہ اور یہی حالت رہی۔ تو یہ کام بالکل ختم ہو جائے گا۔ اور پھر اس کے احیاء کی کوئی صورت نہیں رہے گی۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر مسلمان زندہ قوم ہیں اور اگر ان میں قوت عمل موجود ہے۔ تو کیا ان کی حالت یہی ہونی چاہیئے تھی۔ کہ ۱۹۲۳ء سے ایک انجمن تبلیغ کے لئے قائم ہے۔ مگر وُہ اتنا بھی نہیں کر سکی کہ اپنی نام نہاد ہستی کو قائم رکھنے کی ضرورت کا ہی مسلمانوں کو احساس کرا سکتی۔ جماعت احمدیہ کے افراد بھی جب تک عام مسلمانوں میں شامل تھے۔ انہی کی طرح تبلیغ سے غافل اور احکام اسلام سے عملی رنگ میں بیگانہ تھے۔ مگر جب سے وُہ احمدیت میں شامل ہُوئے ہیں ان کی وُہ حالت ہی بدل گئی ہے۔ ان میں سے ہر ایک اب پُر جوش مجاہد، سرگرم مبلغ اور مستقل مزاج واعظ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ بچے بچے کے دل میں یہ ولولہ اور عزم ہے کہ وُہ اسلام کا جھنڈا پوری مضبُوطی سے لوگوں کے دلوں پر گاڑے گا۔ اور انہیں اس بات پر مجبور کر دے گا۔ کہ وُہ اسلام کی تعلیم کے آگے اپنے سروں کو جھکا دیں یہ ولولہ اور عزم اسی لئے پیدا ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ ایک زندہ امام کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ رکھتی ہے۔ اور اس کی ہر حرکت وسکون پر اپنی حرکات اور اپنی سکنات وقف کئے ہُوئے ہے۔ باقی مسلمان بھی اگر اسلام کو دُنیا میں پھیلانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو وہ جماعت احمدیہ کے آزمودہ کار مجاہدین کی صف میں شامل ہو جائیں۔ اسلام کی تبلیغ مردانہ وار وُہی کر سکتا ہے۔ جو اسلام کو زندہ مذہب ثابت کر سکے۔ مگر مسلمان ایسے عقائد رکھتے ہیں جن کے نتیجہ میں اسلام قطعاً زندہ مذہب قرار نہیں پا سکتا۔ مثلاً مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اب سلسلۂ نبوت بند ہے۔ وحیٔ الٰہی نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم کے نئے معارف نہیں کھل سکتے۔ زندہ نشانات نہیں دکھائے جا سکتے۔ اور نہ خدا تعالےٰ سے کوئی ہمکلام ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والا اسلام کی کونسی ایسی خصوصیت پیش کر سکتا ہے۔ جس کی طرف غیر تو غیر اپنے بھی توجہ کر سکیں۔ انہی عقائد کی وجہ سے خود مسلمان اسلام سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ پس حقیقی رنگ میں تبلیغ اسلام ایک احمدی ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ وُہ اسلام کو زندہ مذہب سمجھتا۔ اور خدا تعالےٰ کے الہامات و نشانات کا مشاہدہ اپنی ذات میں کرتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ بجائے الگ رنگ میں کوشش کرنے کے اس طائفہ مومنین کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ تا وُہ بھی برکات سماوی سے حصہ لیں اور ان کی مساعی میں بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے برکت ڈالی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفہ مسائل حج

عبادت کی حقیقت اور حکمت

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۴)

(۱۲)

مرد کو صرف چادر اور تہ بند پہننے کا حکم ہے۔ اور وہ بھی سلے ہوئے نہ ہوں۔ لیکن عورت سب کپڑے اور پورا لباس پہن سکتی ہے مرد کو یہ مخصوص حکم اس حکمت روحانیہ کے ماتحت دیا گیا ہے جو حدیث قدسی میں ان دونوں کپڑوں کو استعارہ کے طور پر اپنی نسبت ذکر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری یعنی کبریائی مری چادر ہے۔ اور عظمت میرا ازار ہے۔ تنزیہی صفات جو مخلوقات کے تشبیہی رنگ سے بالا ہیں۔ اور لیس کمثلہ کی شان رکھتی ہیں۔ وہ الکبریاء ردائی کے معنوں میں ہیں۔ اور صفات تشبیہی جیسے رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ ودود۔ رازق اور شافی وغیرھا جو ولہ المثل الاعلیٰ کی شان رکھتی ہیں۔ اور دنیا ان کی تجلی گاہ ہے وہ العظمۃ ازاری کے معنوں میں پائی جاتی ہیں۔ چونکہ صفات تنزیہی بلحاظ بلندی کے اصل مرتبہ پر ہیں انہیں چادر قرار دیا۔ کہ وہ اوپر کا کپڑا ہے۔ اور تشبیہی صفات چونکہ بلحاظ نزول حدود وقیود مکانی وزمانی کیساتھ اپنی تجلیات نمائی میں متوجہ ہیں۔ اور یہ مرتبہ بلحاظ پستی کے نیچے کی نسبت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے ازار قرار دیا۔ کہ وہ نیچے کا لباس ہے۔ اور چونکہ مرد کو توحید کے لحاظ سے خداتعالےٰ کی توحید سے ایک مناسبت ہے جس کی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سجدہ کرنا خدا کے سوا کسی کے لئے جائز ہوتا۔ تو عورت کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرتی۔ یہ اس لئے فرمایا کہ جس طرح خدا مخلوق کا ایک ہے۔ اسی طرح عورت کا خاوند بھی ایک ہی ہے۔ پس اس مناسبت سے قمیص کے سوا اس سفر میں جو خداتعالےٰ کی کبریائی اور عظمت کے اظہار کے لئے ہے مرد کو حکم ہے۔ کہ وہ احرام باندھنے کے وقت تخلخلنی

بلحاظ اللہ کی مناسبت کو تصویری زبان میں ظاہر کرنے کے لئے صرف چادر اور ازار پہنے۔ اور عورت چونکہ مرد کی شوہریت کے لئے مرتبہ توحید کی محافظ اور نگران بنائی گئی ہے اور یہ حکمت چونکہ ستر اور پردہ کو چاہتی ہے۔ کہ جب عورت باہر کسی حاجت ضروریہ کے لئے نکلے تو پردہ کرے۔ اور اس کے لئے نقاب مونہہ پر ڈال لے۔ یا جس طرح آجکل برقعہ کا رواج ہے اس کو عمل میں لائے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ عورت اپنے پردہ سے اپنے شوہر کی واحدیت مخصوصہ کا اظہار کرے۔ اور اسی تقوےٰ اور پارسائی کی بنا پر خداتعالےٰ نے مومن عورتوں کو قرآن کریم میں لؤلؤ مکنون سے تشبیہ دی ہے۔ کہ ایسی عورتیں پاکبازی کی وجہ سے بالکل بے عیب اور بے داغ ہیں۔ جیسے وہ موتی جو ابھی صدف کے پردہ میں محفوظ پڑے ہیں۔ اور مردوں کو بھی اس وصف میں عورتوں کے ساتھ شریک کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ تمام مومن مردوں کو بھی اللہ تعالےٰ کی توحید کے لحاظ سے فرعون کی بیوی اور مریم سے تشبیہ دی گئی ہے جن میں سے پہلی شہیدہ اور دوسری صدیقہ تھی۔

(۱۳)

آیت واذکروہ کما ھدٰکم وان کنتم من قبلہ لمن الضالین سے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ حج کے اجتماع عظیم کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ کی توحید اور جملہ احکام اور اعمال حج کے متعلق تقریریں اور خطبے سنائے جانے چاہئیں اور پھر اس ہدایت کے مطابق جس طرح کہ خداتعالےٰ کی طرف سے اس کے رسول نے بتائے اور کرکے دکھائے۔ ان سب باتوں کو ہر مسلم کے لئے ضروری ہے۔ کہ یاد اور محفوظ رکھے تا وہ بھول نہ جائیں۔ ورنہ بھولنے سے وہی حال ہوگا جس کی نسبت من قبلہ لمن الضالین فرماکر پہلے لوگوں کی غفلت اور ضلالت سے متنبہ فرمایا گیا۔ گویا اس سے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ خود حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسے موحد انسان کی نسل جو قریش کہلانے والی تھی ابراہیم کی بتائی ہوئی اور سکھائی ہوئی توحید کو اس کی نسل بھول گئی۔ اور ایسی بھول گئی کہ خانہ کعبہ جو توحید الٰہی کا منبع اور مرکز تھا۔ اسکو ابراہیم کی نسل کہلانے والوں نے ۳۶۰ بتوں سے مشرکانہ عمل سے ملوث کرکے خانۂ خدا سے بتخانہ بنادیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج حج کے موقعہ پر صرف رسماً حج کے اعمال بجالائے جاتے ہیں۔ اور گو کعبہ کی ظاہری مکانیت بتوں سے پاک نظر آتی ہے۔ لیکن وہ کعبہ جو بقول اہل اللہ اس کعبہ سے بھی کہیں بڑھ کر مرتبہ رکھتا ہے۔ یعنی قلب مومن جس کی نسبت اہل اللہ نے عارفانہ بصیرت کی بنا پر کہا اور درست کہا ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

پھر اس پر دلیل یہ پیش کی ہے ؎

کعبہ بنیاد خلیل آذر است
دل گزر گاہ جلیل اکبر است

یہ دل کا کعبہ آج غیر مسلموں کے علاوہ خود مسلمانوں نے اسے نفسانی گندوں اور شیطانی وسوسوں سے ملوث اور ناپاک کرکے اسے دنیا طلبی کے بت کے لئے بت خانہ بنا رکھا ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ خدا نے اپنے مسیح یعنی مسیح محمدی کو بھیجکر پھر اپنی توحید کا جلوہ دکھایا حضرت مسیح اسلام نے انہی معنوں میں فرمایا ؎

آں قبلہ رو نمود بہ گیتی بچار دھم
بعد از ہزار و سہ کہ بتاں فگند در حرم

حرم میں ان بتوں سے بھی دل کے بتوں کی طرف ہی اشارہ کیا گیا ہے۔ اور آج اسی درس توحید کے قائم کرنے کے لئے جو تمام نبیوں اور رسولوں نے اپنے اپنے وقت میں قائم کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سالانہ جلسہ کی تجویز پاس فرمائی۔ جس کے ابتدائی ایام میں پہلا جلسہ چارسو احمدیوں کی حاضری سے بھی کم تعداد میں تھا۔ لیکن اب دیکھئے ہو کہ خدا کا وہی لگایا ہوا پودا اجتماع عظیم کی صورت میں جو ہزاروں ہزار نفوس پر مشتمل ہے شجر عظیم کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جس کی شاخیں اطراف عالم میں پھیل چکی ہیں۔ اور حسب ارشاد واذکروہ کما ھدٰکم ان سالانہ جلسوں اور دیگر تقریبوں کی مجالس میں خدا کی توحید اور ہدایت کو لوگوں کے ذہن نشین کیا جاتا ہے! ور کرایا جاتا ہے۔

(۱۴)

خداتعالیٰ کا کعبہ کے متعلق ابراہیم اور اسمٰعیل کو یہ حکم دینا کہ ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود کہ میرے گھر کو طواف کرنیوالوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھو۔ اس ارشاد میں اللہ تعالےٰ کا گھر کی نسبت اپنی طرف کرنا کہ میرے گھر کو پاک رکھو یہ نسبت از قبیل تشابہات اور از قسم استعارات ہے اور یہ ایسی ہی نسبت ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے اپنے ذکر کو باپ کے ذکر سے تشبیہ دی یعنی فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم کے ارشاد میں اور جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں جو انت منی بمنزلۃ ولدی اور بمنزلۃ اولادی کے الفاظ میں نازل ہوئی۔ ولدی اور اولادی میں ولد اور اولاد کی اپنی طرف نسبت کی۔ اور یہ نسبت ان معنوں میں ہرگز نہیں کہ خدا کوئی انسان کیطرح جسمانی وجود بھی رکھتا ہے۔ جس کے لئے انسان کی طرح اسے گھر کی ضرورت ہے۔ بلکہ اسکا مطلب دوسرے مقام میں بیت الحرام اور مسجد الحرام کے الفاظ سے واضح فرمادیا کہ دراصل بیت اللہ سے مراد اللہ تعالےٰ کی حرمت اور عزت اور تعظیم کا مقام ہے جو دراصل اس کے حکم کی تعظیم کے معنوں میں ہے۔ اور چونکہ اس مکان کی حرمت اور تعظیم خدا کے حکم کے ماتحت کی جاتی ہے۔ اس لئے دراصل وہ حرمت اور تعظیم اللہ تعالےٰ اور اسکے حکم کی ہی ہے جیسے فرمایا ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب یعنی خداتعالےٰ کی آداب گاہوں کی تعظیم جن کے متعلق خداتعالیٰ کی طرف سے شناخت کرائی گئی ہو کہ یہ آداب گاہیں ہیں ان کی تعظیم کرنا دلوں کے تقوےٰ کی علامت ہے۔

(۱۵)

والھدی والقلائد والی آیت میں ہدی یعنی قربانی کے جانوروں کو بھی شعائر اللہ سے ٹھہرایا۔ اور ایسا ہی انکے قلائد یعنی ان کے گلے کے ہاروں اور بٹی ہوئی شاندار رسیوں کو جنکو پنجابی میں گانیاں اور سیلیاں کہتے ہیں۔ ان قلائد کا بھی ذکر کرنا شعائر اللہ کی تعظیم کو اہمیت دینے کی غرض سے ہے جسکا یہ مطلب ہے کہ قربانی کے جانور جنہیں بیت اللہ کی طرف لیجایا جاتا ہے ان کا ادب اور حرمت اس قدر ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ ان میں سے کسی کی بیحرمتی کی جائے اور راستہ میں ان سے چھیڑ چھاڑ کی جائے۔ان کے قلائد کی بےحرمتی بھی جائز نہیں۔ اور یہ بات ایسی ہی ہے جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے عورتوں کی نسبت ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن الخ فرمایا یعنی یہ کہ بجائے اسکے کہ عورتیں اپنے اعضاء جو محل زینت ہیں انکو ظاہر کریں۔ انہیں تو ان اعضاء کی زینت کی چیز کو بھی ظاہر کرنے سے بچنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور "خاتم النبیین" کی حقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بغداد سے ایک غیر مبایع دوست نے رسالہ "خاتم النبیین کی حقیقت" مؤلفہ سید اختر حسین صاحب گیلانی مجھے بغرض تبصرہ ارسال کیا ہے۔ میں نے اس رسالہ کو بغور پڑھا۔ مگر مجھے اس میں کوئی ایسی نئی بات معلوم نہیں ہوئی۔ جس کا جواب نہ دیا جا چکا ہو۔ لفظ خاتم اور خاتم النبیین کے متعلق میں نے اپنے بیان میں جو مقدمہ بہاولپور کی عدالت میں دیا تھا تفصیلی بحث کی ہے۔ اور وہ بیان انہی ایام میں کتابی صورت میں شائع بھی ہو گیا تھا۔ اس میں میں نے ہر رنگ میں بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور ائمہ کرام لفظ خاتم النبیین سے کیا سمجھے۔ اس لئے میں ان کے اعادہ کی اس جگہ ضرورت نہیں خیال کرتا مؤلف یا سائل اگر ضرورت سمجھیں۔ تو اس سے اس بحث کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں:۔

مؤلف رسالہ نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت احمدیہ لاہور اور جماعت احمدیہ قادیان کے نزدیک حکم و عدل کی حیثیت رکھتے ہیں (صک) اور یہ کہ آپ اپنے وقت کے بہترین عربی دان تھے۔ (ص۱۵)

نیز لانبی بعدی کی تشریح میں لکھتے ہیں:۔ "یہاں صرف حضرت مسیح موعود کا ارشاد نقل کرنا کافی ہوگا۔ تاکہ جلد فیصلہ ہو سکے"

پس میں بھی بحث کو مختصر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقوال پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ اگر ان اقوال سے مؤلف رسالہ کا مذہب ثابت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قطعاً دروازہ نبوت بند ہے۔ اور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو ہر شخص کا یہ حق ہوگا۔ کہ وہ ہمیں یہ کہنے میں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم و عدل یقین کرتے ہیں۔ غلطی پر قرار دے۔ لیکن اگر حکم و عدل کے اقوال صریح طور پر مؤلف رسالہ کے مذہب کی تردید کر رہے ہوں۔ تو مؤلف رسالہ کا یہ اقرار کہ جماعت احمدیہ لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم و عدل یقین کرتی ہے۔ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہوگا:۔

۱ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ان نبینا خاتم الانبیاء لانبی بعدہ الا الذی ینور بنورہ ویکون ظہورہ ظل ظہورہ (الاستفتاء)

کہ ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جو آپ کے نور سے منور ہو۔ اور اس کا ظہور آپؐ کے ظہور کا ظل ہو:۔

اب سوچیں۔ کہ جب کوئی نبی نہیں آسکتا تھا۔ تو یہ استثناء کیسا؟:۔

۲ - پھر فرماتے ہیں:۔ ونعنی بختم النبوۃ ختم کمالاتھا علی نبینا الذی ھو افضل رسل اللہ وانبیاءہ ونعتقد بانہ لانبی بعدہ الا الذی ھو من امتہ ومن اکمل اتباعہ الذی وجد الفیض کلہ من روحانیتہ واضاء بضیاءہ۔ (مواہب الرحمٰن ص۶۷)

یعنی ختم نبوت سے ہم یہ مراد لیتے ہیں۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو خدا کے تمام رسولوں اور انبیاء سے افضل ہیں۔ نبوت کے کمالات ختم ہو گئے۔ اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جو آپ کی امت سے ہو۔ اور آپ کا اکمل تابع ہو۔ جو سب کا سب فیض آپ کی روحانیت سے پائے۔ اور آپ کی روشنی سے روشن ہو:۔

۳ - "خطبہ الہامیہ" میں فرماتے ہیں۔ وانی علی مقام الختم من الولایۃ کما کان سید المصطفیٰ علی مقام الختم من النبوۃ وانہ خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء لاولی بعدی الا الذی ھو منی وعلی عہدی (خطبہ الہامیہ ص۳۵)

یعنی میں ختم ولایت کے مقام پر ہوں۔ جیسا کہ میرے سردار مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ختم نبوت کے مقام پر تھے۔ اور آپؐ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وہی جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر آئیگا

پس یہ حوالہ صاف بتاتا ہے۔ کہ ختم نبوت کے بھی وہی معنے ہیں۔ جو ختم ولایت کے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کے حوالوں میں تشریح آچکی ہے:۔

۴ - پھر فرماتے ہیں "آنچہ ناآشنایان حقیقت و مغز سخن نارسیدہ بہ لفظ رسول و رسالت و نبی و نبوت اعتراض میکنند۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء است۔ و بمضمون حدیث لانبی بعدی احدے بعد از آنحضرت نبی نتواند بود۔ ایشاں معنی ختم نبوت را اصلاً نفہمیدہ اند۔ چہ بروجود ذی جود سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کمال درجہ نبوت ختم شدہ است۔ نہ نبوت آرے تا روز قیامت غیر از امت واتباع بودن آنحضرت نبی صاحب شریعت جدیدہ نخواہد رسید۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نیز ہمیں اعتقاد داشت۔ کما نقلہ محمد طاہر فی تکملہ مجمع بحارالانوار۔ الغرض عقیدۂ ما اینست کہ سلسلۂ نبوت ختم نشدہ است اما کمالات نبوت بر ذات سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ختم گشتہ است۔ ہیچ اسرائیلی نبی دریں امت نخواہد رسید۔ آنکہ مبعوث شدنی بود مبعوث گردید" (تذکرۃ الشہادتین فارسی)

اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بھی حکم و عدل نے فرمایا ہے۔ کہ ان کا عقیدہ بھی یہی تھا۔ کہ خاتم النبیین سے مراد یہ ہے۔ کہ کوئی شرعی نبی آپؐ کے بعد نہیں ہو سکتا:۔

۵ - فرماتے ہیں:۔ "شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے" (تجلیات الٰہیہ)

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حکم عدل نے خاتم النبیین اور ختم نبوت سے یہ مراد نہیں لی۔ کہ آپ کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ لفظ خاتم اور ختم کو اظہار کمال کے لئے قرار دیا ہے۔ کہ آپ تمام کمالات نبوت کے جامع ہیں۔ اور انہی معنوں میں مولانا روم نے بھی لیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

بہر ایں خاتم شد است اوکہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ او صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

۱ - مُہر کے معنے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہر گز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے" (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۹۷)

۲ - نیز فرماتے ہیں "بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے" (حقیقۃ الوحی ص۲۸)

۳ - نیز فرماتے ہیں "آپ نبیوں کے لئے مُہر ٹھہرائے گئے۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنے تھے۔ جن کو اُلٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت و منقصت ہے۔ (چشمہ مسیحی)

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حکم عدل نے خاتم کے معنے مُہر کے لئے ہیں۔ لیکن مؤلف رسالہ یہ اقرار کرتے ہوئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم عدل ہیں۔ فرماتے ہیں:۔ "نبیوں کی مُہر کے معنے ہمیں پسند نہیں" (ص۶)

مولف رسالہ کے اس قول سے قارئین کرام اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے نزدیک حکم عدل کے فیصلوں اور عقائد کی کیا وقعت ہے۔ اور الزام ہمیں دیتے ہیں۔ کہ ہم نے قرآن۔ حدیث۔ لغت۔ محاورہ عرب اور حضرت مسیح موعود کی واضح تفسیر کے خلاف کیا۔ ص۸۲

حضرت عائشہؓ کا مذہب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمادیا ہے کہ انکا عقیدہ یہی تھا کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی ناسخ شرع جدید نبی نہیں آسکتا اور امام ملا علی قاری نے صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ اگر ابراہیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے زندہ رہتے۔ اور نبی ہو جاتے اور حضرت عمرؓ بھی نبی بن جاتے۔ تو وہ آپ کے امتی اور پیروی رہتے۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ ایسا ہونا خاتم النبیین کے خلاف نہیں۔ کیونکہ خاتم النبین کے یہ معنی ہیں انہ لایاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۹) کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا۔ جو آپ کی ملت کو منسوخ کرے۔ اور آپ کی امت سے نہ ہو جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ایسے نبی کا آنا جو امت محمدیہ سے ہو اور ناسخ ملت محمدیہ نہ ہو بلکہ آپ کا تابع ہو آنحضرت صلعم کی ختم نبوت میں خلل انداز نہیں۔ کیا مولف رسالہ علماء کے ایسے اقوال سے واقف نہیں تھا۔ اسی طرح خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے معنوں کے متعلق بہت سے علماء کے اقوال لکھے جا سکتے ہیں۔ مگر میں مولف اور سائل سے یہی کہوں گا کہ وہ اس بحث کو مقدمہ بہاولپور سے پڑھ لیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولف رسالہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو اقوال پیش کئے ہیں ان کا کیا جواب ہے اس سوال کا جواب میں "منکرین خلافت کا انجام" میں تفصیلی طور پر لکھ چکا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال سے میں نے دونوں قسم کے اقوال میں تطبیق بتائی ہے۔ اس کتاب کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے بھی ایک دو دفعہ اپنے خطبوں میں ذکر کیا تھا۔ اور ایڈیٹر پیغام صلح نے تو اسے زہریلی تقریر قرار دیا تھا مگر افسوس ہے کہ نہ مولوی محمد علی صاحب کو اور نہ ان کے کسی اور رفیق کو جواب دینے کی جرأت ہوئی

الغرض جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاتم النبیین اور لانبی بعدی کی فرمودہ تشریح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک قسم کی نبوت جاری ہے تو آپکو حکم عدل مان کر پھر اسکے خلاف عقیدہ رکھنا تقوے دیانت و انصاف کے سخت خلاف ہے۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

کیا احمدیت کی ترقی رک گئی ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا یقین ہے کہ ایسا وہی کہہ سکتا ہے جو حقائق سے یا تو دیدہ دانستہ آنکھیں بند کرے۔ یا پھر کذب وافترا اس کا شیوہ خصوصی ہو۔ اور خود غرضی تعصب اور عناد میں اندھا ہو رہا ہو۔ ورنہ ایک سرسری نظر سے بھی یہ دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ احمدیت دن دونی۔ رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ معاند سے معاند کو یہ اقرار کرتے ہی بن پڑتی ہے۔ ایسے بیسیوں حوالے الفضل میں ان لوگوں کی تقریروں اور تحریروں سے دیئے جا چکے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب نے حال ہی میں دو ایسے فقرے اپنے روزنامچہ میں لکھے ہیں جو ان کی طرف منسوب کرتے بھی ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔ مگر کیا کیا جائے مخبر معتبر ہے۔ اور خود ان کی اپنی تحریر ہے انہی کا اخبار ہے۔ جواب تو آپ سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون مدیر ریاست کو دے رہے ہیں۔ جن سے پہلے ان کے راز و نیاز تھے۔ اور اب تعلقات بگڑ چکے ہیں۔ مگر رگڑے آتے ہیں بیچ میں احمدیوں کو۔ قادیانیوں کے نام سے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ "قادیانی تحریک کی بنیاد میں بھی انگریزوں کی تائید تھی"۔ حالانکہ حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ رب العالمین بارہا اپنے خطبات میں یہ چیلنج کر چکے ہیں۔ کہ کوئی ثابت کرے کہ انگریزوں کی حکومت سے ہم نے کوئی خاص فائدہ اٹھایا۔ جو بحیثیت رعایا دوسرے افراد رعیت نے نہ اٹھایا ہو یا نہ اٹھا سکتے ہوں۔ یہ تو ابتدا سے اس سلسلے کو بنظر اشتباہ ہی دیکھتے آئے۔ اور یہاں ایک نمائندہ مقرر تھا جو آنے جانے والوں کے باضابطہ نام درج کیا کرتا تھا۔ اور پھر بعض مقدمات بھی چلائے گئے۔ جن کے نتائج بد سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ محض بفضل الٰہی بوجہ صداقت و دیانت کے محفوظ رہے۔ اور آجکل کے بعض افسروں کا جو سلوک ہے اس کا ذکر تو کئی بار اخبار میں آچکا ہے۔ پس جو لوگ اس کی بنیاد میں انگریزوں کا ہاتھ بتاتے ہیں۔ یا ان کو مؤید ٹھہراتے ہیں۔ وہ کوئی ایک آدھ بات ہی پیش کریں۔ اور یونہی الزام نہ دھریں۔

پھر خواجہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"مولوی الیاس برنی نے قادیانی تردید کا ایک ایسا پہلو اختیار کیا جو طبائع انسانی کو اپیل کرتا تھا۔ اس لئے اس مخالفت کا بہت اثر ہوا۔ مگر صرف اتنا کہ قادیانی تحریک آگے بڑھنے سے رک گئی۔ لیکن جو اسکو مان چکے تھے ان میں سے ایک بھی برگشتہ نہ ہوا"

آخری فقرہ تو آپ نے سچ فرمایا لیکن یہ بتایئے کہ الیاس برنی صاحب کی کتابوں سے احمدیہ تحریک رکی کہاں۔ اس رسوائے عالم تالیف کے دو تین جواب ہماری طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ اور اس میں ایک ایک دو کی طرح ایرپایہ ثبوت کو پہنچایا جا چکا ہے کہ حوالے دینے میں نہائت بددیانتی اور پالیسی سے کام لیا گیا ہے۔ اصل حوالے پیش کرکے ان کا سیاق وسباق دکھایا گیا ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ وہ مطلب ہرگز نہیں جو الیاس برنی نے عوام الناس کے قلوب واذہان میں ڈالنا چاہا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ لوگوں کی توجہ اصل کتابوں کے دیکھنے کی طرف منعطف ہوئی۔ اور ان پر واضح ہو گیا کہ ہمیں ایک شخص نے بلباس تقدس دھوکہ میں ڈالنا چاہا تھا۔ خود اسی شہر حیدر آباد دکن میں جماعت احمدیہ کی ترقی کو دیکھ لیا جائے کہ کتاب کا پہلا ایڈیشن شائع ہونے کے وقت جماعت کی کیا تعداد تھی۔ اور اب پانچواں چھٹا ایڈیشن شائع ہو جانے پر کتنی ہے۔ اور اس جماعت میں ہر طبقے ہر مذاق کے اصحاب شامل ہیں یا نہیں۔ افانا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا اور پھر وہ نرے نام کے نہیں جو ایک دو لطیفے سنکر اور اپنے نام کیسا تھ کوئی خطاب یا لقب لے کر نازاں ہیں اور بس۔ بلکہ یہ سب وہ لوگ ہیں جو اشاعت وحفاظت اسلام کے متعلق بہت بڑی ذمہ واری اپنے سر پر لے چکے ہیں۔ اور اتنی رقم ماہوار اس مقصد کے لئے باقاعدہ خرچ کر رہے ہیں۔ کہ اس کی نظیر ہندوستان کے کسی شہر میں نہیں ملتی۔ یہ ایثار یہ فدویت یہ دین اسلام کے لئے جوش جہاد بتاؤ سوائے جماعت احمدیہ کے افراد کے اور کس میں پایا جاتا ہے۔ اور پھر باوجود سخت مخالفت کے اور انواع واقسام کے ابتلاؤں اور مصیبتوں میں گرفتار ہونے کے وہ اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھا رہے ہیں۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جو احمدی ہوتا ہے۔ اس کے اپنے پرائے یگانے بیگانے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اسے تکلیف پہونچانا اس کے کاموں میں روکاوٹیں ڈالنا عین ایمان سمجھتے ہیں۔ اس کے وسائل معاش کو منقطع کرنا کار ثواب جانتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ اس سے الجھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی جذب ایمانی کا یہ حال ہے۔ کہ دانشمند طبقے کے افراد احمدیوں کے ساتھ ملنا۔ ان میں شامل ہونا اپنے لئے سعادت دارین دیکھتے ہوئے بڑھے آتے ہیں۔ اگر ایک سال ان کی تعداد ایک سو تھی تو دوسرے سال دو سو۔ میں مکرمی سید بشارت احمد صاحب اور محترم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اعداد وشمار کے لحاظ سے گزشتہ دس سالہ احمدیت کی ترقی ضرور دکھائیں۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد اور پھر جو روپیہ اشاعت وحفاظت اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خدمت دین میں خرچ ہو رہا ہے۔ اس کی تعداد اور ترقی کی رفتار بتائیں۔ تا خواجہ صاحب کی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ روحانی موتیا بند سے نجات پائیں۔ انسان کی ظاہری نظر کے کمزور ہونے کا اتنا اندیشہ نہیں جتنا روحانی بصارت اور عرفانی بصیرت کے کم ہو جانے کا۔ کاش! خواجہ صاحب کو معلوم ہوتا۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں ایسے ایسے مخلصین شامل ہیں۔ جو بارہ بارہ سو روپے ماہوار نہایت باقاعدگی سے خدمت اسلام میں خرچ کرتے اور پھر نام تک نہیں لیتے۔ کیا آپ بھی کسی کا نام اس سلسلہ میں لے سکتے ہیں۔ حیدرآباد تو دور ہے۔ گو آپ کے لئے دور نہیں۔ کیونکہ اس کی چار دیواری کا طواف آپ کو بھی کئی بار کرنا پڑتا ہے۔ آپ اپنے وطن دہلی ہی کو لے لیجئے وفی انفسکم افلا تبصرون۔ آپ کے پاس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا ایک مکتوب موجود ہے۔ جس میں اس وقت کی حالت کا بھی کچھ ذکر ہے۔ کہ کس طرح پر دلی والوں نے اپنے دروازے بند کر لئے۔ تا ان تک آفتاب حقیقت کی کوئی شعاع دلفروز حقیقت امروز نہ پہنچ سکے۔ اور پھر آجکل کا نقشہ سامنے لایئے۔ کہ کتنے فداکاران احمدیت وہاں موجود ہیں۔ اور وہ کہاں سے کہاں تک پہنچے ہیں۔ ان کی شان و شوکت۔ جاہ و ثروت کے زُلہ رباؤں میں کتنی بڑی بڑی شخصیتیں داخل ہیں۔ اور اس مقدس ہستی کے نام لیواؤں کے جلو میں چلنا اور ان سے ملاقات و مقالات کو موجب فخر و امتیاز سمجھتے ہیں۔ میں کچھ اور بھی عرض کروں۔ اور درون پردہ کسی ناز کے عالی نشان کمرے تک بھی لے چلوں مگر سے

راز درون پردہ کہ حافظ بکس نہ گفت
درحیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

کہنے والے موجود ہیں۔

خواجہ صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ ان کا بہت بڑا احترام ہمارے دلوں میں ہے۔ وہ یونہی ریا رکہ نہ پاس کرتے رہا کریں بلکہ جوبات کریں جچی تلی کیا کریں۔ تا بعد میں ندامت نہ ہو۔ والسلام مع الاکرام۔

اکمل عفی اللہ عنہ

مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ

تحریک خدام الاحمدیہ کی گذشتہ تاریخ

۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو قادیان کے دس نوجوان ایک جگہ جمع ہوئے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے فضل طلب کرتے ہوئے یہ عزم کیا کہ ہم احمدیت اور خلافت کی تائید میں اپنی ہر ممکن کوشش صرف کریں گے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس مجلس کا نام رکھنے کی درخواست کی گئی۔ ۴ جنوری ۱۹۳۸ء کو حضور نے اس کا نام "مجلس خدام الاحمدیہ" تجویز فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے ساتھ ان نوجوانوں نے اپنا کام شروع کیا۔ اس وقت خلافت ثانیہ کے خلاف شیخ مصری کا شر انگیز فتنہ برپا تھا۔ ان چند نوجوانوں نے اس کا مقابلہ سب سے پہلے ضروری سمجھا۔ کچھ اراکین کے ساتھ ساتھ زائد ہوتے گئے۔ شیخ مصری کے باطل لٹریچر کے جواب کی تیاری کی گئی۔ حدیث تاریخ احمدیت اور دیگر امور کے متعلق ضروری کتب پڑھی گئیں۔ خلافت احمدیہ کی تائید میں براہین اور شواہد جمع کئے۔ شیخ مصری کے لٹریچر کا جواب لکھا گیا۔ اور مجلس کی طرف سے دو ٹریکٹ شائع ہوئے۔ جو خدا کے فضل سے پسند کئے گئے۔

سب سے پہلے عہدیداران مولوی قمر الدین صاحب صدر۔ اور مولوی محبوب عالم صاحب خالد سیکرٹری بنے۔ جنہوں نے ہمت اور تندہی اور سرگرمی کے ساتھ کام کیا۔

یکم اپریل ۱۹۳۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو خطبہ جمعہ میں خطاب فرماتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور ہر اس نوجوان کو جو پندرہ سال سے چالیس سال تک ہو مجلس کا باقاعدہ رکن بننے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس ماہ کے اندر اندر قادیان کے بیشتر حلقوں اور باہر چند مقامات پر مجالس قائم ہوگئیں۔

نومبر ۱۹۳۸ء تک قابلیت کے ساتھ خالد صاحب نے مجلس کی سیکرٹری شپ کے فرائض ادا کئے۔ اور اس کے بعد اپنی تعلیمی مصروفیات کی بناء پر مستعفی ہو گئے۔ جس پر یہ گراں بار خاکسار کے کندھوں پر ڈالا گیا۔ نومبر ۱۹۳۸ء میں مجلس نے اپنا علیحدہ دفتر قائم کیا۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہوا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانوں کو مختلف نصائح فرمائیں

مارچ ۱۹۳۹ء میں عہدیداران کا نیا انتخاب ہوا۔ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر منتخب ہوئے۔ خاکسار کا نام سیکرٹری شپ کے لئے تجویز ہوا۔ ۶ مارچ ۱۹۳۹ء کو حضور نے یہ انتخاب منظور فرمایا۔ اسی مہینہ میں دفتری امور کی سرانجام دہی کے لئے ایک محرر اور ایک مددگار کارکن پر مشتمل با تنخواہ عملہ رکھا گیا۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے مجالس مقامی و بیرونی کی تعداد ۱۰۳ ہے۔

مجلس کا لائحہ عمل

چونکہ یہ سال مجلس کی زندگی کا پہلا سال تھا۔ اس لئے ضروریات اور حالات کے لحاظ سے لائحہ عمل بتدریج مرتب ہوتا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر موقعہ پر رہنمائی فرمائی۔ اور اپنی خاص الخاص توجہات اور شفقتوں سے نوازا۔ ابتدائی دو ماہ میں تو خدام الاحمدیہ کا کام صرف علمی حد تک محدود رہا۔ لیکن اپریل ۱۹۳۸ء میں حضور نے خدام الاحمدیہ کو بالخصوص اجتماعی طور پر ہاتھ سے مشقت کا کام کرنے کی طرف توجہ دلائی اور خدمت خلق کا عملی پروگرام اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نمازوں کی پابندی کی تلقین کی۔ آوارہ گردی اور وقت کے فضول ضائع کرنے سے بچنے اور تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اپریل ۱۹۳۹ء میں خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے لئے حضور نے مزید خطبات دیئے۔ اس وقت مجلس کا لائحہ عمل حسب ذیل ہے:

(۱) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نوجوانوں کی تنظیم۔ (۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نوجوانوں میں قومی روح اور ایثار کا پیدا کرنا (۳) اسلامی تعلیم کی ترویج و اشاعت (۴) نوجوانوں میں ہاتھ سے کام کرنے اور اعلیٰ ماحول میں رہنے کی عادت پیدا کرنا (۵) نوجوانوں میں مستقل مزاجی پیدا کرنے کی کوشش (۶) نوجوانوں کی ذہانت کو تیز کرنا (۷) نوجوانوں کو قومی بوجھ اٹھانے کے قابل بنانے کے لئے ان کی ورزش جسمانی کا اہتمام (۸) نوجوانوں کو اسلامی اخلاق میں رنگین کرنا (۹) قوم کے بچوں کی اس رنگ میں تربیت اور نگرانی کرنا کہ انکی آئندہ زندگیاں قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکیں (۱۰) نوجوانوں کو سلسلہ کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی ترغیب و تحریص دلانا۔ (۱۱) نوجوانوں میں خدمت خلق کا عملی جذبہ پیدا کرنا (۱۲) نوجوانان سلسلہ کی بہتری کے لئے حتی الوسع ہر مفید کام کو جامۂ عمل پہنانا۔

خدام الاحمدیہ کی شرائط

خدام الاحمدیہ کا ممبر بننے کے لئے لازمی شرائط یہ ہیں۔ کہ امیدوار ۱۵ سے ۴۰ سال تک کا احمدی نوجوان ہو۔ ہر روز اجتماعی طور پر ہاتھ کے کام کیلئے آدھ گھنٹہ دے۔ مجلس کے لائحہ عمل کے مطابق چلنے کے لئے ساعی ہو۔ اور عدم تعمیل کی صورت میں بخوشی سزا کو قبول کرے۔ اس کے لئے مجلس کی طرف سے ایک عہدنامہ مقرر ہے۔ جس پر امیدوار کو دستخط کرنے پڑتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی مجموعی مساعی کا خلاصہ

خدمت خلق۔ اس سلسلہ میں انفرادی اور اجتماعی کام اس قدر مختلف الانواع ہے کہ ہر امر کی تفصیل پیش کرنا مشکل۔ لیکن بہرکیف مقامی اور بیرونی مجالس نے جو کام کیا اس کی موٹی موٹی شقیں یہ ہیں۔

۱۔ ناداروں۔ معذوروں۔ بیواؤں۔ اور غرباء کی نقدی۔ سامان خورد و نوش اور ملبوسات وغیرہ کی صورت میں امداد۔

۲۔ بیواؤں۔ بیماروں اور ان احباب کی جو چلنے پھرنے سے عاری ہوں خبرگیری۔ ان کو سودا سلف لا کر دینا۔ اور انکی حتی المقدور خدمت کرنا

۳۔ مسافروں کی رہنمائی۔ ان کے لئے ریزگاری مہیا کرنا۔ سامان اٹھا کر منزل مقصود تک پہنچانا۔

۴۔ امراض کے انسداد کے لئے ممکن تدابیر اختیار کرنا۔ مثلاً صفائی کرانا۔ مکھی اور مچھر کو تلف کرنے کی کوشش۔ ایسی چیزوں کے استعمال اور خرید و فروخت سے منع کرنا جو باعث انتشار امراض ہوں۔

۵۔ غرباء کے لئے محلہ سے آٹا اکٹھا کر کے ان کی امداد کرنا۔ خصوصاً قادیان کے بعض حلقوں سے گھر گھر پھر کر دارالشیوخ کے بچوں کے لئے آٹا لینا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۔ مجلس مشاورت اور جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی خدمت۔ کھانا کھلانا اور ضروریات مہیا کرنا۔

۷۔ شادی بیاہ کی تقاریب پر انتظامات کی سہولت کے لئے اراکین پیش کرنا۔

۸۔ آتشزدگی پر آگ بجھانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا۔

۹۔ بچوں کی گمشدگی پر ہر ممکن ذرائع سے تلاش کی کوشش کرنا۔

۱۰۔ تجہیز و تکفین کے انتظامات میں ممکن مدد دینا۔ ناداروں کے لئے کفن وغیرہ مہیا کرنا۔ اور پسماندگان کی مدد کرنا۔

۱۱۔ غیر مذاہب کی سوسائیٹیوں اور جلسوں میں خدمت کے لئے اپنے اراکین پیش کرنا۔

خدمت خلق کے سلسلہ میں ایک خاص واقعہ ایک رکن مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ ہے۔ کہ اس نے ایک مریض کے لئے حسب ضرورت اپنے بدن کا خون پیش کیا۔ اور مریض جو کہ موت کے مونہہ میں تھا۔ خدا کے فضل سے جانبر ہو گیا۔

تلقین پابندیٔ نماز

اسی سلسلہ میں صبح جلوس کی صورت میں خدام گلیوں سے گذرتے اور سونے والوں کو جگاتے رہے۔ انفرادی طور پر بھی اکثر جگہ جگانے کا انتظام رہا۔ کئی مقامات پر حاضری لینے کا دستور رہا۔ بعض بے قاعدہ احباب تک وفود کی صورت میں پہنچا گیا۔ قادیان کے بعض حلقوں میں نماز کے وقت دکانیں بند کرانے کا اہتمام کیا گیا۔ نماز باجماعت کے فوائد اور اہمیت پر بعض مجالس نے لیکچر کرائے جن احباب کو نماز نہ آتی تھی۔ ان کے سکھانے کا اکثر مقامات پر انتظام ہوا نماز کا ترجمہ نہ جاننے والوں کے لئے اکثر جگہ پر سکھانے کی کوشش کی گئی۔

تبلیغ

اس سلسلہ میں کئی مقامات پر خصوصاً قادیان کے اکثر حلقوں میں تبلیغی وفود دیہات میں بھیجنے کا اہتمام رہا۔ بعض مقامات پر تبلیغی پبلک جلسے خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کئے گئے۔ بعض لائبریریوں میں اخبارات سلسلہ رکھے گئے۔ جو دلچسپی سے پڑھے گئے۔ انفرادی طور پر بھی اراکین تبلیغ کرتے رہے۔

تربیت و اصلاح

اس ضمن میں مندرجہ ذیل مساعی قابل ذکر ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اکثر جگہ پر قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود کے درس کا سلسلہ جاری رہا

۲۔ بعض مجالس نے حضرت مسیح موعود کی کتب مقرر کر کے ان کے مطالعہ کا اراکین کو حکم دیا اور بعد میں امتحان لینے کا سلسلہ جاری کیا۔

۳۔ تربیتی اجلاس ہفتہ وار منعقد کئے جس میں مختلف مضامین پر اراکین مجلس اور دوسرے بزرگوں کی تقاریر کرائی جاتی رہیں۔

۴۔ قادیان میں خصوصاً اور بعض جگہ باہر سگریٹ نوشی کے خلاف عملی کوشش کی گئی۔ اراکین نے بر سر عام حقہ پینے والوں کی رپورٹیں کیں اور اس مرض کا سد باب کرنے کی کوشش کی گئی۔

۵۔ جھوٹ بولنے کے خلاف خاص طور پر سزا دینے کا طریق پروگرام میں شامل کیا گیا۔

۶۔ بورڈوں پر ملفوظات حضرت مسیح موعود لکھے جاتے رہے۔ جس میں مختلف نیکیوں کی ترغیب و تحریص اور بدیوں سے بچنے کی تلقین کی گئی۔

۷۔ زیادہ قابل اصلاح نوجوانوں کے لئے دیگر ذرائع استعمال کئے گئے

تعلیم

تعلیم ناخواندگان کے لئے کوشش کی گئی۔ باہر کئی مقامات پر مجلس کے زیر اہتمام نائٹ سکول قائم ہیں۔ قادیان میں پہلے بے قاعدہ طور پر بعض مقامات میں کام ہوتا رہا۔ اپریل کے اواخر میں ناخواندہ احباب کی فہرستیں تیار کر کے یکم مئی سے ان کی تعلیم کی سکیم جاری کی گئی۔ دو دو تین تین ناخواندگان کی جماعت کے لئے ایک ایک معلم مقرر کیا گیا۔ دارالصحت کے لئے ایک باتنخواہ معلم کا انتظام کیا گیا۔

سروے

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سارے قادیان کے احمدی ذکور کی جو پانچ سال سے اوپر کے تھے۔ مردم شماری کی گئی۔

۲۔ احمدی احباب کے تمام مکانات اور ان کے مالکوں کی فہرست بنائی گئی۔

۳۔ عمل اجتماعی کے لئے دس سال سے اوپر کے افراد کی فہرست بنا کر ان کو دس دس کے گروہوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور ہر پانچ گروپ پر ایک سرگروہ مقرر کیا گیا۔

۴۔ بیکاروں کی فہرست بنائی گئی۔

۵۔ قابل امداد بیوگان کی فہرست بنائی گئی۔

تربیت اطفال

اس سلسلہ میں قادیان کے تمام اطفال کی فہرستیں بنائی گئیں اور ان کے گروپ بنا کر نگرانی اور تربیت کے لئے مربیوں کا تقرر کیا گیا۔ کئی جگہ مجالس اطفال احمدیہ قائم کی گئیں۔ بچوں کو باقاعدہ نمازوں میں لایا جاتا ہے جن بچوں نے ابھی نماز نہیں سیکھی۔ انہیں نماز با ترجمہ سکھانے کا انتظام کیا گیا بچوں کو گالی گلوچ سے منع کیا گیا۔ اس سلسلہ میں کام ابھی سست ہے مستقبل قریب میں انشاء اللہ مناسب توجہ دی جا سکے گی۔

صحت جسمانی

کئی مجالس نے اپنے ہاں نشانہ بازی اور دوسری مفید کھیلوں کا انتظام کیا۔ مجلس مرکزیہ نے قادیان کی تمام مجالس کے لئے مختلف کھیلوں کا دلچسپ مقابلہ کرایا۔ اور ممتاز کھلاڑیوں کو انعامات دئیے۔ مجالس مقامی کو حکم دیا گیا ہے۔

تنظیم اراکین

ہر رکن کی طرف انفرادی توجہ دینے کے لئے یہ انتظام ہے کہ دس دس اراکین کے گروہ بنا کر ان پر گروپ لیڈر مقرر ہیں۔ پھر ہر حلقہ کے اراکین پر ایک زعیم مقرر ہے۔ جو براہ راست دفتر مرکزیہ کے ماتحت ہیں۔ ہر رکن کے امتیاز کے لئے بیج بنوائے گئے ہیں جن کا استعمال رکن کے لئے ضروری ہے۔

جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں بارہ ماہوار جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں علماء سلسلہ اور اراکین مجلس نے مجلس کے لائحہ عمل کے مختلف حصص پر تقاریر کیں۔ ہر جلسہ میں گذشتہ ماہ کی مساعی کی رپورٹ کا خلاصہ سنایا گیا۔ بعض غیر معمولی جلسے بھی منعقد کئے گئے۔ مثلاً

۱۔ خلافت کی تائید میں جلسے کئے گئے

۲۔ مجلس کے ایک سرگرم مخلص اور جوشیلے نوجوان حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم کی ناگہانی وفات پر جلسہ کیا گیا۔

۳۔ سچ کے موضوع پر مختلف جماعتوں کی تقاریر کرائی گئیں۔ اور اول، دوم سوم رہنے والوں کو انعام دئیے گئے

۴۔ مجاہدین تحریک جدید کی مراجعت پر ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔

۵۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا انتظام کیا گیا۔ جس کے لئے قبل ازیں جماعتوں اور مجالس کو مطبوعہ چٹھیاں روانہ کی گئیں۔ پوسٹر شائع کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع پر تقریر فرمائی۔ اور مجالس حضور کی قیمتی ہدایات سے مستفیض ہوئیں۔

محکمہ جات سلسلہ سے تعاون

مجلس خدام الاحمدیہ نے حتی المقدور اپنی خدمات محکمہ ہائے سلسلہ کے لئے پیش کیں جن کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں۔

دفتر پرائیویٹ سکرٹری کے ماتحت مجلس مشاورت کے انعقاد کے لئے کرسیوں اور فرش کی فراہمی کا انتظام ہر دو گذشتہ اجلاس کے وقت خدام الاحمدیہ نے کیا۔

دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت (۱) علاوہ اس تبلیغی سلسلہ کے جو مجلس کے زیر اہتمام جاری ہے۔ مختلف مقامات پر نظارت کی طرف سے منعقد کردہ جلسوں میں خدام الاحمدیہ نے اجتماعی حیثیت سے شرکت کی بعض جلسوں میں جملہ انتظامیہ امور سر انجام دئیے اور مہمانوں کی خدمت کی۔

(۲) بعض مقامات پر دفتر مرکزیہ نے نظارت سے لٹریچر حاصل کر کے روانہ کیا۔

نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان کے لئے منظم تحریک کی۔ ممبران کو تیار کر کے ان کے اسماء نظارت کی خدمت میں بھجوائے

۲- مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی اخلاقی اور مذہبی حالت کی نگرانی کرتے ہوئے ان کے متعلق ہیڈ ماسٹر صاحب کے ارشاد پر ان کی خدمت میں رپورٹ کی۔

۳- حضرت امیر المومنین کے ارشاد پر ہر احمدی فرد سے توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک کے لئے کم از کم ایک آنہ اور زیادہ سے زیادہ دس روپے فی کس چندہ حاصل کرنے کا انتظام کیا گیا جس کے لئے حضور کے ارشاد کے بعد قادیان میں تین دن کے اندر اندر فہرستیں تیار کی گئیں اور ایک معین دن پر چندہ جمع کیا گیا۔ باہر کی جماعتیں ابھی تک محنت سے چندہ جمع کر رہی ہیں

نظارت امور عامہ کے ماتحت (۱) نظارت کی طرف سے وقتاً فوقتاً اطلاع آنے پر گمشدہ بچوں کی تلاش کی گئی۔ (۲) گذشتہ دنوں میں عید گاہ کے جھگڑے پر مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے والنٹیرز پیش کئے۔ (۳) ٹریٹوریل فورس میں بھرتی کے لئے مجلس نے کوشش کی۔

(۴) چیف جسٹس صاحب کی آمد پر قادیان کی عام صفائی کے علاوہ دارالانوار کی سڑک پر دو رویہ جھنڈیاں اور دروازے بنائے گئے۔

دفتر بہشتی مقبرہ کے ماتحت گذشتہ سال مجلس نے عشرہ وصیت منایا اور احباب کرام کو وصیتیں کرنے کے لئے منظم تحریک کی۔ جو خدا کے فضل سے بہت ہی کامیاب ہوئی۔ اور احباب نے پہلے سے کئی گنا زیادہ تعداد میں وصیتیں کیں۔

نظارت تالیف و تصنیف کے ماتحت ایک عظیم الشان لائبریری کے لئے تحریک کر کے کتب مہیا کی گئیں

بیت المال۔ بعض مجالس نے احباب کی خدمت میں وفود بھیجے تا کہ ان کو ان کے بقایوں کی طرف توجہ دلائی جائے۔ بعض مجالس نے ریزرو فنڈ کے جمع کرنے کے لئے کوشش کی۔

لجنہ اماء اللہ۔ لجنہ اماء اللہ مقامی کے ارشاد پر ان کے جلسوں کے لئے مختلف موقعوں پر گھر گھر اطلاع بھجوائی۔ اگرچہ ناتجربہ کاری کی بنا پر ہمارے کام میں کئی خامیاں ہوئیں۔ کئی مقامات پر غلطیاں بھی ہوئیں۔ لیکن احباب نے بالعموم ہماری حوصلہ افزائی فرمائی خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بارہا نظر شفقت و عنایت کی چنانچہ ایک موقعہ پر فرمایا "جہاں تک اس کے (مجلس خدام الاحمدیہ) ایک سال کے کام کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں اس نے نہایت شاندار کام کیا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

بالآخر مجلس کی شاندار ترقی اور کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ التجاء ہے۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی ۲۶ جون کی کارروائی

بمبئی کی ۲۷ جون کی اطلاع ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس آج دو بجے بعد دوپہر شروع ہوا جب کہ آئین میں ترامیم اور "غیر سرکاری" ریزولیوشنوں پر بحث کی گئی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اعلان کیا۔ کہ میں چاہتا تھا۔ کہ آئینی ترامیم ختم ہونے پر "غیر سرکاری" ریزولیوشنوں کو زیر بحث لایا جائے اور آج ہی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ختم کر دیا جائے۔ لیکن میں ورکنگ کمیٹی کے ایک اور ریزولیوشن کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی منظوری لینے سے پیشتر سول نافرمانی نہ کی جائے۔ اس لئے غیر سرکاری ریزولیوشنوں کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے حسب ضرورت آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس کل صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک منعقد کیا جائے گا۔ آپ نے ممبروں سے درخواست کی۔ کہ وہ کل تک یہاں رہیں اور جب تک ایجنڈا ختم نہ ہو جائے یہاں سے بھاگ جائیں۔ اس کے بعد آئین کے آرٹیکل ۱۱ میں ترمیم پر بحث شروع ہوئی۔ اس ترمیم میں یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ پراونشل کانگرس کمیٹی صوبہ کو مقررہ حلقوں میں تقسیم کر دے گی۔ ہر صوبہ کو یہ حق ہو گا۔ کہ وہ ایک لاکھ کی آبادی کے پیچھے مختلف تعداد میں ڈیلیگیٹ بھیج سکے ہر ڈیلیگیٹ بھیجنے کیلئے یہ ضروری ہوگا کہ سال میں کم از کم پانچ سو ابتدائی ممبر بھرتی کئے جائیں۔ ان صوبوں میں دیسی ریاستیں اور ایجنسیاں بھی شامل ہوں گی۔

مسٹر نریمان نے اس ترمیم کی مخالفت کی۔ اس پر شور و غل بلند ہوا۔ جو کچھ دیر تک جاری رہا۔ صدر نے کہا۔ کہ مسٹر نریمان موضوع سے باہر جا رہے ہیں۔ اس پر مسٹر نریمان بیٹھ گئے۔ اور صدر نے ڈاکٹر کاٹجو کو تقریر کرنے کے لئے کہا۔ لیکن حاضرین نے شور مچایا۔ اور ڈاکٹر کاٹجو کو بولنے کی اجازت نہ دی۔ اس پر صدر نے کہا۔ کہ "میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ حاضرین کیا چاہتے ہیں"۔ چند ممبروں نے کہا۔ کہ "ہم مسٹر نریمان کی تقریر سننا چاہتے ہیں"۔ صدر نے کہا۔ کہ اگر حاضرین نے اس طرح شور مچایا۔ تو کارروائی کو جاری رکھنا ناممکن ہو گا۔ اگر ممبر کارروائی کو جاری رکھنا پسند نہیں کرتے۔ تو میں اجلاس ملتوی کر دوں گا۔

مسٹر سبھاش بوس نے پہلی مرتبہ بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ کہ "مسٹر نریمان سے جو سلوک کیا گیا ہے۔ اس کے مدنظر میں تقریر کرنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ نامناسب ہے کہ بحث کے اختتام کے وقت اس قسم کی پیچیدہ ترمیم پیش کی جا رہی ہے۔ میری تجویز ہے کہ مسٹر ڈیسائی کی ترمیم واپس لی جائے یا مسٹر بنکم چندر مکرجی اور مسٹر بشو ناتھ بینرجی کی یہ ترمیم منظور کر لی جائے کہ حلقہ جات پاس پاس واقع رقبہ جات پر مشتمل ہونے چاہئیں اور پچاس ہزار کی آبادی کے پیچھے ایک ڈیلیگیٹ چنا جانا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ریاستوں کے لئے حلقہ جات علیحدہ ہونے چاہئیں۔

مسٹر بوس نے مزید کہا کہ میں پنڈت نہرو کی اس رائے سے متفق ہوں کہ باہمی شکوک نہیں ہونے چاہئیں۔ لیکن اگر مجوزہ ترمیم کو بغور پڑھا جائے۔ تو کوئی شخص اکثریت والی پارٹی کی نیت پر شبہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لئے یہ اکثریت پارٹی کی واضح کوشش ہے۔ اگر اسے اکثریت نے اپنے بل بوتے پر پاس کر لیا۔ تو بہت سے ڈیلیگیٹ اسے اقلیت پر اکثریت کا ظلم قرار دیں گے۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر یہ ترمیم منظور کر لی گئی تو بنگال کو صرف چودہ ڈیلیگیٹ بھیجنے کا حق ہو گا۔ لیکن اب وہ ۵۰۰ ڈیلیگیٹ بھیجتا ہے۔

اس موقع پر پنڈت جواہر لال نے پرجوش تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے اس امر پر حیرت ہوئی ہے کہ مسٹر نریمان جیسے تجربہ کار کانگرسی بھی کانگرس کے آئین سے بالکل ناواقف ہیں۔ مسٹر نریمان مجوزہ ترمیم کے متعلق بعید از مطلب باتیں کہتے رہے ہیں۔ اس ترمیم کی عبارت گو ناقص ہے۔ لیکن اس سے صوبوں کے لئے ڈیلیگیٹوں کی مقررہ تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ آپ نے اس امر کی پرزور مذمت کی کہ مسٹر نریمان نے ترمیم کے محرک یا کانسٹی ٹیوشن سب کمیٹی کے ممبروں کی نیت پر شبہ کیا ہے۔ تقریباً چار گھنٹہ کی بحث کے بعد غیر سرکاری ممبروں کی تمام ترامیم واپس لے لی گئیں یا مسترد ہو گئیں۔ اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی تجویز اپنی اصلی صورت میں پاس ہو گئی۔ اسی سلسلہ میں اس امر کی ترمیم کہ کانگرس ڈیلیگیٹوں کا چندہ پانچ روپے سے گھٹا کر دو روپیہ کر دیا جائے۔ ۱۰۰ اور ۱۴۷ ووٹوں کی نسبت سے مسترد ہو گئی۔ اس کے بعد کانگرسی حکومتوں میں سول نافرمانی کانگرس کی اجازت کے بغیر نہ کرنے کی قرارداد پاس کی گئی۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

حاجی سر عبداللہ ہارون کا چیلنج صدر کانگرس کو

کراچی ۲۶ جون بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس کے اس بیان کے خلاف جو انہوں نے کانگرس دشمن جماعتوں کے کانگرس کے خلاف غیر ممالک میں معاندانہ پروپیگنڈا کے سد باب کے لئے لائحہ عمل تجویز کرتے ہوئے شائع کیا تھا۔ سر عبداللہ ہارون سیکرٹری سب کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس کے دوران میں فرماتے ہیں کہ یہ کہنا بالکل غلط اور خلاف از حقیقت ہے کہ ہم کانگرس کے خلاف کسی قسم کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں اس کے برعکس ہمیں یہ شکایت ہے کہ کانگرس کے حامی جب ممالک غیر کو جاتے ہیں تو وہ وہاں کے لوگوں کے ذہن میں یہ چیز بٹھانا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمان پیدائشی رجعت پسند اور آزادی ہند کے بدترین دشمن ہیں۔ میرے قبضہ میں اشیاء کا ثبوت ہے۔ کہ کانگرس نے صرف ایک سال میں اس قسم کے پروپیگنڈا پر تین ہزار پونڈ خرچ کئے ہم جو کچھ غیر ممالک میں کہہ رہے ہیں ہم اس کا اعادہ ہندوستان میں بھی کرتے رہتے ہیں ہماری وجہ شکایت تو یہ ہے کہ کانگرس ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنا چاہتی ہے۔ نیز ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کانگرس اپنے تمام دعاوی کے باوجود فیڈریشن کو قبول کر کے مسٹر سبھاش چندر بوس کے خدشات کو صحیح ثابت کرنا چاہتی ہے۔ آخر میں حاجی صاحب نے بابو راجندر پرشاد کو چیلنج دیا ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ایک بین الاقوامی تحقیقاتی ٹربیونل یا رائل کمیشن قائم کروائیں۔ جو کانگرس وزارتوں کے مسلم مفاد کے متعلق طرز عمل کی تحقیقات کرے۔